فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ القرآن

FAIZANE TAJUSHSHARIAH JARI RAHEGA

SHAR'EE COUNCIL OF INDIA BAREILLY SHARIF

شرعی کونسل آف انڈیا

(بریلی شریف)

نواں فقہی سیمینار

سنہ ۱۴۳۳ھ / ۲۰۱۲ء

موضوع: ۱

مدارس میں لی جانے والی فیس کی شرعی حیثیت

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

وارث علوم اعلیٰ حضرت نبیرۂ حجۃ الاسلام جانشین مفتی اعظم ہند جگر گوشۂ مفسر اعظم شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور حیات وخدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

شرعی کونسل آف انڈیا

بریلی شریف

کے

سالانہ فقہی سیمنار

میں ہونے والے

فیصلہ جات

نیچے دئے گئے لنک پر ملاحظہ کیجئے

https://muftiakhtarrazakhan.com/shareecouncil/

۹۲/۷۸۶

سوال نامہ

مدارس میں فیس کی شرعی حیثیت

اسکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں ودیگر دنیاوی اداروں میں ایڈمیشن، تعلیم وتدریس، طعام وقیام، لائبریری وکمپیوٹر ودیگر چیزوں کے عوض فیس لینے کارواج بہت پہلے سے چلا آرہاہے، دینی تعلیمی اداروں میں آج سے چند سال پہلے تک ان چیزوں پر فیس لینے کا کوئی تصور نہیں تھا، ہمارے مشائخ و اکابر نے مدارس و ادارے قائم کیے، طلبہ کے قیام وطعام اور ان کی تعلیم وتربیت کا معقول انتظام کیا، انہوں نے سارے اخراجات عوامی چندے سے پورے کیے، اور عوامی اخراجات سے پورے نہ ہونے کی صورت میں، انہوں نے اپنامال تک خرچ کر دیا، لیکن کبھی بھی ان طلبہ دین سے کسی قسم کی کوئی فیس وصول نہیں کی، ان کے زمانے میں چندے کی فراہمی کا مسئلہ بھی آج کی بنسبت کافی دشوار تھا، اکثر مدارس مالی زبوں حالی کے شکار تھے، آج جب کہ مدارس کی مالی حالات کافی بہتر ہو چکے ہیں، فطرہ وزکوۃ، صدقات وعطیات کی تحصیل کا دائرہ بھی خاصاوسیع ہوا ہے، اس کے باوجود مدارس ودینی اداروں کے ذمہ داران و منتظمین دینی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ سے کئی قسم کی فیس وصول کررہے ہیں، فیس وصول کرنے والے بعض مدارس میں طلبہ کے مستطیع وغیر مستطیع ہونے کا بھی لحاظ نہیں کیاجاتا۔

دنیاوی تعلیم گاہوں کے ذمہ داروں کو تو اس سے کوئی غرض ہی نہیں ہوتی کہ کیا جائز ہے اور کیاناجائز، لیکن ہمارے مذہبی ادارے کیونکہ علوم دینیہ کے امین ومحافظ ہیں، یہاں حلت وحرمت کے اسباق پڑھائے جاتے ہیں، اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ پہلے ہم تمام معاملات کے بارے میں شریعت کانقطہ نظر معلوم کریں اور پھر آئندہ کے لیے اسی روشنی میں لائحہ عمل تیار کریں۔

راقم الحروف پہلے مدارس میں لی جانے والی ان تمام فیسوں کا تذکرہ کرتا ہے، تاکہ اس کی روشنی میں مسئلہ مبحوث عنہا کے ہر ہر پہلو کا حکم شرعی تلاش کیا جاسکے، اور امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی کی جاسکے۔

{فارم فیس برائے داخلہ}: یہ وہ مخصوص رقم ہے جو فارم دیکر ہر نئے طالب علم امیدوار داخلہ سے وصول کی جاتی ہے۔

{داخلہ فیس}: ہر امیدوار داخلہ کا اولا امتحان لیاجاتا ہے، کامیاب ہونے کی صورت میں وہ داخلے کا مجاز ہو جاتا ہے اور پھر اس سے بنام داخلہ فیس ایک مخصوص رقم وصول کی جاتی ہے۔

{تجدید داخلہ فیس}: فیس کی یہ رقم ہر قدیم طالب علم سے لی جاتی ہے، درحقیقت یہ رقم سابقہ داخلے کی برقراری کی توثیق ہوتی ہے۔

{مطبخ فیس}: جن طلبہ کے قیام وطعام کا انتظام ادارے کی جانب سے کیا جاتا ہے ان سے بنام "مطبخ فیس" ایک خاصی رقم وصول کی جاتی ہے، بعض مدارس میں یہ رقم داخلہ فیس کے ساتھ یک مشت وصول کرلی جاتی ہے، جب کہ بعض دوسرے مدارس میں یہ رقم ماہ بماہ لی جاتی ہے۔

{سند فیس}: متعلقہ درجات (حفظ، قرأت، فضیلت) کی تعلیم سے فراغت حاصل کرنے والے طلبہ کو ادارہ کی جانب سے سند ومارکشیٹ دی جاتی ہے، اور اس کے عوض ان سے ایک مخصوص رقم لی جاتی ہے۔

{لائبریری فیس}: دینی و دنیوی، ملکی و عالمی معلومات حاصل کرنے کے لیے، بعض مدارس میں ایک لائبریری ہوتی ہے، جس کی ترقی و فروغ کے لیے ہر طالب علم سے سالانہ کچھ رقم لی جاتی ہے، اور اس سے کتابیں، رسالے اور اخبار وغیرہ وغیرہ خریدے جاتے ہیں۔

{امتحان فیس}: سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ امتحان کے لیے طلبہ سے برائے امتحان کچھ رقم وصول کیے جاتے ہیں۔ یہ رقم امتحان فیس کہلاتی ہے۔

{فارموڈنگ فیس}: عربی، فارسی بورڈ کے امتحانات، منشی، مولوی، عالم، کامل، اور فاضل میں شامل ہونے کے لیے ہر پرائیوٹ امیدوار سے ایک مخصوص رقم وصول کی جاتی۔ جو بورڈ کی مقررہ فیس سے خاصی زائد ہوتی ہے۔ اس کے بعد ہی بھرے ہوئے فارم کی توثیق ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں بعض مدارس میں ایک مخصوص رقم ان طلبہ سے بھی وصول کی جاتی ہے جو اپنی مطلوبہ منظور شدہ رخصت گذار کر بغیر کسی اطلاع کے تاخیر سے مدرسہ پہنچتے ہیں۔

{نوٹ}: فیس وصول کرنے والے بعض مدارس میں طلبہ کے مستطیع اور غیر مستطیع ہونے کا بھی لحاظ نہیں کیا جاتا، دونوں قسم کے طلبہ سے فیس وصول کی جاتی ہے۔

ان تفصیلات کے بعد ارباب فقہ و افتا کی خدمات جلیلہ میں مندرجہ ذیل سوالات پیش کیے جارہے ہیں، امید ہے کہ ان کا تسلی بخش جواب قلم بند فرما کر قوم و ملت کی بروقت رہنمائی فرمائیں گے، اور عند اللہ ماجور و مثاب ہوں گے۔

سوالات

(۱) داخلہ فارم کی لین دین کا معاملہ کس عقد شرعی کے تحت آتا ہے، بیع ہے یا اجارہ یا کچھ اور؟ اگر بیع ہے تو یہاں مبیع کیا ہے؟ اس کی بیع صحیح ہے یا فاسد یا باطل؟

(۲) داخلہ فیس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اجارہ ہے یا تبرع؟ اگر یہ اجرت ہے تو یہ کس کی اجرت ہے؟ بہر صورت یہ جائز ہے یا ناجائز؟

(۳) بنام مطبخ فیس طلبہ دین سے جو رقم وصول کی جاتی ہے، شرعاً اس کی حیثیت کیا ہے؟ یہ رقم کھانے کی قیمت ہے یا قیام و طعام کی اجرت؟ اس کی بیع و اجارہ صحیح ہے یا فاسد؟، بہر حال طلبہ علوم دینیہ سے اس کی اجرت و قیمت لینا کیا جائز ہے؟ جب کہ مدارس میں عموماً طلبہ کے قیام و طعام کا انتظام عوامی چندے سے کیا جاتا ہے۔

(۴) تجدید داخلہ فیس کس کا عوض ہے؟ یہ معاملہ عقود شرعیہ میں سے کس کے تحت آتا ہے؟

(۵) سند و مارکشیٹ مال ہے یا وثیقہ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(۶) امتحان فیس یوں ہی فارموڈنگ فیس لینے دینے کا معاملہ کس عقد شرعی میں داخل ہے؟ بیع ہے، اجارہ، تبرع ہے یا کچھ اور؟ بہر حال اس کا لینا کیسا ہے؟

(۷) رخصت گذار کر بلا اطلاع تاخیر سے مدرسہ پہنچنے والے طلبہ سے جو رقم لی جاتی ہے شرعی طور پر وہ رقم جرمانہ ہے یا کچھ اور، پھر کیا اس کا لینا جائز ہے؟

(۸) ان تمام معاملات میں مستطیع و غیر مستطیع دونوں قسم کے طلبہ سے فیس وصول کرنے کا حکم یکساں ہو گا یا الگ الگ؟

(۹) فقہامتاخرین نے دینی امور کے تحفظ وبقاکے لیے تعلیم قرآن، امامت و اذان وغیرہ پر اجرت لینے کو جائز قرار دیا ہے، اسی طرح سے نظام تعلیم کو منظم و مستحکم کرنے کے لیے کیا مذکورہ فیس لینے کی اجازت ہو گی؟ عدم جواز کے صورت میں ان معاملات سے حاصل شدہ رقوم کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

(۱۰) کیا مدارس کی استطاعت مالی کم یا مفقود ہونے کی صورت میں احکام میں فرق ہو گا یا نہیں؟

(۱۱) مذکورہ معاملات میں کل یا بعض کے عدم جواز کی صورت میں اگر اس کے جواز کا کوئی حیلہ ہو تو اسے بھی قلم بند فرمائیں:

جزئیات

مندرجہ ذیل فقہی عبارات ان مسائل کے حل کے لیے معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

☆ اما تعریفه (ای البیع) فمبادَلة المال بالمال بالتراضی، کذا فی الکافی (فتاوی ہندیہ ج۳ص۲)

☆ و منها (ای من شرائط الانعقاد) فی البدلین و هو قیام المالیة حتی لا ینعقد عند فقد المالية هكذا فی محیط السرخسی (عالمگیری ج۳ص۲)

☆ اما تفسیرها (ای الاجارة) شرعاً فهی عقد علی المنافع بعوض (ہدایہ ج۳ص۲۷۷)

☆ و اما شرائط لصحة فمنها رضا المتعاقدین (عالم گیری ج۴ص۴۱۱)

☆ و منها (ای شرائط الصحة) ان لا یکون المستاجر له فرضاً و لا واجباً علی الاجیر قیل لا اجارة. فان کان فرضاً او واجباً قبلها لم یصح۔

☆ و منها (ای شرائط الانعقاد) الملك و الولاية فلا تنفذ اجارة الفضولی لعدم الملك و الولاية (ایضاً)۔

☆ المال عین یمکن احرازها و امساکها (فتح القدیر ج۶ص۶۴)

فتاوی رضویہ میں بحوالہ ہندیہ ہے۔

لا یجوز بیع الکلا او اجارة و ان کان فی ارض مملوکة اذا نبتت بنفسه فاذا کان سقی الارض و اعدها بلا نبات فنبتت ففی الذخیرة و المحیط و النوازل یجوز بیعه لانه ملکه و هو مختار الصدر الشهید۔ (ج۸ص۱۳۸)

☆ و بعض مشائخنا استحسنوا الاستیجار علی تعلیم القرآن الیوم لانه ظهر التوانی فی الامور الدینیه ففی الامتناع عنه یضیع حفظ القرآن وعلیه الفتوی (ہدایہ ج/ص ۲۸۷)

☆ فتاوی رضویہ میں ہے۔فان ائمتنا لا یقولون التعزیر بالمال و علی القول به فذاك للامام دون العوام

(ج۹/نصف اول ص ۴۳)۔اسی میں ہے:ولا جبر علی المتبوع۔(۲۵۱/۸)

شامی میں ہے:۔ معنی التعزیر باخذ المال علی القول به امساك شی من ماله عند مدة لینزجر ثم یعیده الحاکم الیه لا ان یاخذ الحاکم لنفسه او لبیت المال کما یتوهمه الظلمة اذ لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی۔شرح معانی الآثار امام طحاوی پھر مجتبی ابن عابدین میں ہے۔"التعزیر بالمال کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ"

(فتاوی رضویہ ج۸ ص ۱۷۰)

ماضی قریب کے عظیم اور نامور فقیہ و محدث امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرضوان۔سرکاری اسٹامپ پیپر کی خرید و فروخت کے تعلق سے کئے گئے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

"یہ تجارت اکثر صورتوں میں خالی از خباثت نہیں،اللہ عزوجل نے جواز تجارت کے لیے تراضی باہمی شرط فرمائی، قال اللہ تعالیٰ:"یا ایها الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارة عن تراض منکم "جناب سید عالم فرماتے ہیں:"لا یحل مال امری مسلم الا بطیب نفسه"۔(اور فرماتے ہیں)"لا یحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه۔ قال ذلك لشدة ما حرم الله من مال المسلم علی المسلم "۔ظاہر ہے کہ آدمی نالش اپنے استخراج حق کے لیے کرتا ہے جب کہ خود اس کی تحصیل پر قادر نہیں ہوتا۔یہ معنی اگرچہ منافی اختیار نہیں کہ کسی نے اس پر اپنے حق لینے کا جبر نہ کیا تھا،اسے اختیار تھا کہ بالکل خاموش رہتا تو یہ صرف نہ پڑتا، مگر مفسد رضا بے شک ہے کہ اگر بے اس کے اگر وصول ممکن جانتا ہرگز اختیار نہ کرتا،اختیار و رضا میں زمین آسمان کا فرق ہے،اور عقود بیع و شراء و ہبہ و امثالہا صرف بے اختیاری سے ہی فاسد نہیں ہوتے۔بلکہ عدم رضا بھی ان کے فساد کو بس ہے، کمامر فی قولہ تعالیٰ:"عن تراض منکم "،وفی الحدیث "الا بطیب نفسه" درمختار میں ہے:"الاکراہ الملجی وغیر الملجی یعدمان الرضا و الرضا شرط لصحة هذه العقود"یہ خریداری ہرگز بطیب خاطر نہیں ہوتی،اور جو روپیہ اس کے بدلے نذر فروشندگان ہوتا ہے،زنہار رضائے قلب سے نہیں لیا جاتا،تو بحکم قرآن و حدیث اسے مال حلال و طیب نہیں کہہ سکتے،اس کا سہل سا ایک امتحان یہ ہے کہ مثلاً اس کاغذ ہی کی نسبت ریاست کا حکم ہو جائے کہ ضروری نہیں سادے پر بھی دعوی سن لیں گے، پھر دیکھئے کتنے خریدنے جاتے ہیں، حاشا کلا، کوئی پاس بھی نہ پھٹکے گا، کہ بلا وجہ اپنا خرچ کسے بھاتا ہے،تو قطعاً عدم رضا دائمی و ابدی ہے،اور یہ شرائے مکرہ کی حالت میں ہے، وبعد اللتیا و اللتی عدم رضا وہ فقدان طیب نفس میں کلام نہیں اور اسی قدر انعدام حلت میں کافی،بالجملة فقیر غفرلہ جہاں تک نظر کرتا ہے اس تجارت کے مطلقاً حلال و طیب ہونے کی راہ نہیں پاتا۔"(فتاوی رضویہ مع حذف ج۷/ص ۲۸/۲۹/۳۰ رضا اکیڈمی ممبئی)

محمد رفیق عالم رضوی
استاذ جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف

۹۲/۷۸۶

فیصلہ

بابت: مدارس میں فیس کی شرعی حیثیت

فیصلہ و تجویز: مدارس میں فیس کی شرعی حیثیت

(۱) داخلہ فارم اگرچہ مال ہے مگر اس کی بیع دلالۃً عدم رضائے متعلم کی وجہ سے ناجائز ہے جیسے مقدمہ کی نالش کے لئے اسٹامپ پیپر کی بیع ناجائز ہے۔یہی حال داخلہ فارم کی بیع کا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۲،۴) داخلہ فیس اجازت تعلم کے لئے ہوتی ہے اور اذن تعلم بیع واجارہ کے قابل نہیں اس لئے داخلہ فیس لینا ناجائز ہے۔یہی حکم تجدید داخلہ فیس کا بھی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) مطبخ فیس:جو طلبہ معاوضۂ خوراک کے نام پر روپئے مدرسہ میں جمع کرتے ہیں وہ ناظم کو اس رقم سے اپنے کھانا تیار کرنے کا وکیل عام بناتے ہیں کہ ناظم ان کے کھانے کا انتظام کرے خواہ وہ معاوضہ دینے والے اور معاوضہ نہ دینے والے کے کھانوں کا انتظام ایک ساتھ کرے یا الگ الگ کرے، بہر صورت وہ رقم لینا جائز ہے خواہ معاوضہ دینے والا طالب علم کھانا تیار ہونے کے بعد کھانا کھائے یا نہ کھائے البتہ اگر اس نے مدرسہ سے غیر حاضر رہنے کی رخصت لے لی ہو یا کھانے کی تیاری سے پہلے کھانا تیار کرنے سے منع کر دیا ہو یا کسی سبب سے اس کا کھانا کسی روز تیار نہ کیا گیا ہو تو ان دنوں کا معاوضۂ خوراک واپس کیا جائے یا آئندہ کے حساب طعام میں ضم کر دیا جائے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) سند ومارکشیٹ مالِ متقوم نہیں ہے بلکہ یہ ایک وثیقہ اور علمی لیاقت کی دستاویز ہے۔البتہ سند سازی ایک عمل ہے اس کی اجرت لینا جائز ہے اس اعتبار سے سند سازی کی عرفاً جو اجرت ہوتی ہے طلبہ سے لینا جائز ہے۔اور یہ تصریحاً یا دلالۃً عقد اجارہ ہے۔بہار شریعت میں ہے:"مفتی فتویٰ لکھنے کی یعنی تحریر وکتابت کی اجرت لے سکتا ہے نفسِ فتویٰ کی اجرت نہیں لے سکتا۔اس کا مطلب یہ ہے کہ کاغذ پر اتنی عبارت کسی دوسرے سے لکھوائو تو جو کچھ اس کی اجرت عرفاً دی جاتی ہے وہ مفتی بھی لے سکتا ہے۔"(بہار شریعت ج۱۴ص۱۶۷)

تنویر الابصار ورد المحتار میں ہے:"يستحق القاضي الأجر على كتب الوثائق والمحاضر والسجلات قدر ما يجوز لغيره كالمفتي فإنه يستحق أجر المثل على كتابة الفتوى لأن الواجب عليه الجواب باللسان دون الكتابة بالبنان"۔واللہ تعالیٰ اعلم۔(در مختار کتاب الإجارة باب فسخ الإجارة ج۹ ص۱۲۷ بیروت)

(۶) **(الف)** مدرسہ بورڈ کے امتحانات کے پرائیویٹ امیدواران کے فارم کو فارورڈ کرنا اگر صدر المدرسین کے واجبات ملازمت میں داخل ہے تو اس پر اجرت لینا جائز نہیں کہ اس کام کی اجرت اس کی تنخواہ میں محسوب ہے، اور اگر فارورڈ کرنا اس کی ذمہ داری میں داخل نہیں ہے تو صدر المدرسین فارورڈ کرنے پر متعارف اجرت طے کرے ورنہ اجر مثل کا مستحق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(ب) مدرسہ کے اندرونی امتحانات لوازمات تعلیم سے ہیں جو مدرسے کے فرائض میں داخل ہیں اور اس کی فیس لینا ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) جو طلبہ ختم رخصت کے بعد دیر سے آتے ہیں ان سے لیٹ فیس کے نام پر لی جانے والی رقم ایک قسم کا مالی جرمانہ ہے اس کا لینا ناجائز ہے البتہ تادیبی کارروائی کے طور پر چند روز ان کا کھانا بند کر دیں پھر اگر وہ مدرسہ میں کھانا چاہیں تو کھانے کا عوض لیا جا سکتا ہے، اور اگر طالب علم پہلے سے ہی معاوضۂ خوراک دے کر کھاتا تھا تو اس کے معاوضۂ خوراک میں اضافہ بھی کر سکتے ہیں یا کوئی دوسری تادیبی کارروائی کی جائے البتہ معاوضۂ خوراک لینے میں اس امر کا لحاظ ضروری ہو گا کہ معاوضۂ خوراک وہی لیا جائے جو واقع میں معاوضہ ہو تا ہو اس سے زائد نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) فیس کے معاملہ میں جواز اور عدم جواز کا جو حکم مذکور ہوا وہ مستطیع اور غیر مستطیع طلبہ دونوں کے لئے یکساں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) نظام تعلیم کو مستحکم و منظم کرنے کے لئے مذکورہ ناموں سے فیس لینے کے سلسلہ میں جن کا جواز مذکور ہوا وہ جائز ہیں اور جن کا عدم جواز بیان کیا جا چکا وہ ناجائز ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) مدارس کی استطاعت مالی کے کم یا مفقود ہونے سے احکام مذکورہ میں کوئی فرق نہ ہو گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۱) حیلہ جوئی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

❊ ❊ ❊

www.muftiakhtarrazakhan.com